دارالاسلام میں غیر مسلموں کی عبادت گاہ بنانے کا حکم

اہل الذمہ (یہود و نصاریٰ اور ہندو وغیرہ جو مسلمانوں کی اجازت سے اسلامی ممالک میں رہ رہے ہیں) کے لیے دارالاسلام میں نئی عبادت گاہ بنانے کی اجازت نہیں ہے، اس طرح ان کے لیے عبادت گاہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ میں منتقل کرنا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ بھی عبادت گاہ بنانے کے حکم میں ہے۔

دارالاسلام سے مراد وہ اسلامی ممالک ہیں، جو جزیرۃ العرب کے علاوہ ہیں، اس لیے کہ جزیرۃ العرب میں یہود و نصاریٰ کے لیے نئی عبادت گاہ کو در کنار، ان کی پرانی عبادت گاہوں کو بھی مسمار کر کے گرایا جائے گا، حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے، جزیرۃ العرب میں دو دین جمع نہیں ہو سکتے یہاں صرف دین اسلام اور توحید کا بول بالا ہوگا۔

دارالاسلام میں غیر مسلموں کے لیے عبادت گاہ بنانے کی یہ ممانعت شہر و قصبات اور دیہات سب کو شامل ہے جن فقہی عبارات میں دیہات میں اس کے بنانے کی بات کی گئی ہے، اس پر خاتم المحققین علامہ شامی رح نے سخت نقد کر کے اس کو ہوی نفس اور حرام قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ اس پر فتویٰ دینا جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور تمام مشائخ کے نزدیک مسلمانوں کے دیہات میں بھی غیر مسلموں کے لیے عبادت گاہ بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

شہر کی تین قسمیں ہیں

(1) جس کو مسلمانوں نے شہر قرار دیکر اس میں رہنا بسنا اختیار کیا ہو، جیسے کوفہ، بصرہ اور بغداد وغیرہ۔

(2) جس کو مسلمانوں نے حملہ کر کے فتح کیا ہو اور مال غنیمت تقسیم کر کے مسلمانوں کا شہر بنا دیا ہو۔

(3) جس کو مسلمان صلح کے ذریعے فتح کر کے کفار کو دیں اور کفار اس میں رہ رہے ہوں یا مسلمان اس کے املاک پر غلبہ حاصل کر کے ان کو ذمی بنا دیں اور وہ ٹیکس دیکر اس میں رہ رہے ہوں۔

حکم

(1) پہلی دو صورتوں میں غیر مسلموں کے لیے نئی عبادت گاہ بنانے کی بالاتفاق اجازت نہیں ہے، رہی ان کی پرانی عبادت گاہیں تو ان کو گرایا تو نہیں جائے گا لیکن بطور عبادت چھوڑا بھی نہیں جائے گا بلکہ ان کو رہنے کے لیے دیا جائے گا کیونکہ ان کی مملوک ہیں۔

(2) تیسری صورت میں ان کے لیے عبادت گاہ بنانے کی اجازت ہوگی، البتہ جب وہ علاقے ان سے واپس کر کے ان میں مسلمان آباد ہو جائیں تو اب ان کو اس میں نئی عبادت گاہ بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی، البتہ ان کی پرانی

Scanned with CamScanner

عبادت گاہوں کو ان کے لیے بطور عبادت خانوں کے چھوڑ دیے جائیں گے۔

جن صورت میں غیر مسلموں کو ان کے عبادت خانے بطور عبادت چھوڑنے کی اجازت دی گئی ہے ان صورتوں میں اگر ان کے عبادت خانے گر جائیں تو ان کو اپنے عبادت خانے پہلی کی زمین پر پہلے جیسے بنانے کی اجازت دیں گے۔

اجازت سے یہ مراد نہیں ہے کہ مسلمان حاکم ان کو بنانے کا حکم کریں گے یا بنانے میں مدد دیں گے بلکہ مسلمان ان کو اپنی حالت پر چھوڑیں گے، کیونکہ مسلمانوں کے لیے ان کے ساتھ اس کام میں مدد دینا جائز نہیں ہے بلکہ حرمت کا سبب ہے۔

ولایجوزان (یحدث بیعة ،ولاکنیسة ولاصومعة......)....فی (دارالاسلام) ولوفی قریة فی المختار .وقال الشامی تحت قوله،ولایحدثوای اهل الذمة ومن الاحداث نقلهاالی غیرموضعهاکمافی البحروغیره.

وفی الشامیةقال فی النهروالخلاف فی غیر جزیرة العرب اماهی فیمنعون من قراهاایضاالخبر ،،لایجتمع دینان فی جزیرة العرب ،،(الردمع الدرجلد : ص 202)

واماارض العرب فلایترک فیهاکنیسة ولابیعة ....مصراکان اوقریة .(بدائع ج6 ص 85)

وفی الشامیه تحت قوله (ولوفی القریة)نقل تحصیحه فی الفتح عن شرح شمس الائمه السرخسی فی الاجارات ثم قال انه المختاروفی الوهبانیة انه الصحیح من المذهب الذی علیه المحققون الی ان قال:فقد علم انه لایحل الافتاء بالاحداث فی القری لاحدمن اهل زماننابعد ماذکرنامن التصحیح والاختیار للفتوی واخذعامة المشائخ ولایلتفت الی فتوی من افتی بمایخالف هذاولایحل العمل به ولاالاخذ بفتواه ویحجرفی الفتوی ویمنع لان ذلک منه مجرداتباع هوی النفس وهوحرام لانه لیس له قوة الترجیح الخ.(جلد؛صفحه 202)

مطلب فی بیان ان الامصارثلاثةوبیان احداث الکنائس فیها

فی الفتح : قیل الامصار ثلاثةمامصره المسلمون کالکوفةوالبصرةوبغدادوواسط ولایجوزفیه احداث ذلک اجماعا،ومافتحه المسلمون عنوة فهوکذلک،ومافتحوه صلحافان وقع علی ان الارض لهم جازالاحداث والافلا..........قلت،لکن اذاصالحهم

Scanned with CamScanner

على ان الارض لهم فلهم الاحداث الااذاصار مصر اللمسلمين بعد فانهم
يمنعون من الاحداث بعد ذلك .... وكذاقوله ومافتح عنوة
فهوكذلك ليس على اطلاقه ايضابل هو فيماقسم بين الغانمين اوصار مصرا
للمسلمين ،فقدصرح فى شرح السير بانه لوظهر على ارضهم وجعلهم ذمة لا
يمنعون من احداث كنيسة لان المنع مختص بامصار المسلمين التى تقام فيها
الجمع والحدود.فلوصارت مصراللمسلمين منعوامن الاحداث،ولاتترك لهم
كنائس القديمة ايضاكمالوقسمهابين الغانمين لكن لاتهدم ،بل يجعلهامساكن لهم
لانهاملوكة لهم ،بخلاف ماصالحهم عليهاقبل الظهور عليهم ،فانه يترك لهم القديمة
ويمنعهم من الاحداث بعد ماصارت من امصار المسلمين.(شامى جلد٤ ص 203)
واماالقديمة فتترك مسكنا فى الفتحية ومعبدافى الصلحية ،وفى الشامية تحته
وبعدذلك ينظرفان كانت البلدة فتحت عنوة حكمنابانهم بقوهامساكن لامعابدا
فلاتهدم ولكن يمنعون من الاجتماع فيه للتقرب ، وان عرف ان فتحت صلحا
حكمنابانهم اقروهامعبدافلايمنعون من ذلك فيهابل من الاظهار.(شامى ج٤ ص206)
ويعاد المنهدم ....من غيرزيادة على البناء الاول ولايعدل عن النقض الاول
وفى الشامية،واذاانهدمت البيع والكنائس لذوى الصلح اعادتهاباللبن والطين الى
مقدارماكان قبل ذلك ولايزيدون عليه ولايشيدونهابالحجروالشيدوالآجر.
(شامى جلد٤ صفحه 205

عن الامام سبكى رح ان معنى قولهم لانمنعهم من الترميم ليس المرادانه جائز
نامرهم به بل بمعنى نتركهم ومايدينون فهومن جملة المعاصى التى يقرون عليها
كشرب الخمرونحوه ولانقول ان ذلك جائز لهم ،فلايحل للسلطان ولاللقاضى ان
يقول لهم افعلواذلك ولاان يعينهم عليه ،ولايحل لاحدمن المسلمين ان يعمل لهم
فيه ،ولايخفى ظهوره وموافقته لقواعدنا.(شامى جلد٤ صفحه 204)

Scanned with CamScanner

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمو اتم واکمل

شمس الرحمن سلمہ الرحمن

4 ذی القعدہ 1441 ھ

بمطابق

26 جون 2020ء

تصحیح شدہ ادارۃ التحقیق واتسب فقہی گروپ

مفتی نورالودودصاحب

دارالایمان کربوغہ شریف

بهترین اورقابل قبول تحقیق هے

مفتی صداقت علیؒ صاحب

پشاور

بهت عمده اورانتهائی اهم هے

مفتی عمران احمدابادی الهند

الجواب صحیح

الله تعالی مذیدترقی دیں ،امین

لقداصاب المفتی فیمااجاب

مفتی عظمت الله سعدی صاحب

سابق معین مفتی المرکزالاسلامی بنوں

تصحیح وتوثیق

شیخ الحدیث جناب ڈاکٹر مولاناعبدالستار صاحب

مدرسه بحرالعلوم پشاور

Scanned with CamScanner